سوال

(243)گاؤں اور دیہات میں جمعہ جائز ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گاؤں اور دیہات میں جمعہ جائز ہے یا نہیں ؟ اگر جائز ہے تو کتنے آدمیوں کا ہونا ضروری ہے ؟ حنفی گاؤں میں جمعہ پڑھنے پر اعتراض کرتے ہیں ، نیز شہر میں جمعہ کے بعد ظہر احتیاطی پڑھنے کے قائل ہیں ۔ کیا ان کا اعتراض اور قول ہے ؟ کیا اقامتِ جمعہ کے لیے مسلمان امیر یا بادشاہ کا ہونا شرط اور لازم ہے جیسا کہ حنفی کہتے ہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن وحدیث سے یہی ثابت ہے کہ ہر جگہ اور مقام پر اقامت جمعہ درست ہے اور چھوٹے اور بڑے گاؤں کی تفریق نہیں آئی ہے کہ شہر اور قصبہ اور بڑے گاؤں میں تو جائز ہو اور چھوٹے گاؤں میں ناجائز ہو۔ ارشاد ہے : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ (الجمعۃ : 9) اور آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَرْبَعَةً : عَبْدٌ مَمْلُوكٌ ، أَوِ امْرَأَةٌ ، أَوْ صَبِيٌّ ، أَوْ مَرِيضٌ '' ، ، (ابوداود : عام نمازوں سے سوا اقامت جمعہ کے لیے صرف یہ شرائط ہیں :

(1) جماعت : اور جماعت دو آدمیوں سے بھی حاصل ہو جاتی ہے ۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''الاثنان فما فوقهما جماعة ،، پس دو

مرد سے زیادہ عدد کی شرط نہیں ہے ۔

(2) بلوغ ۔ (3) حریت ۔ (آذاد) (4) ذکوریۃ (5) صحت وعدم مرض ۔

علماء حنفیہ نے جمعہ کے درست ہونے کے لیے جو یہ شرط لگائی ہے کہ مصر جامع ہے ۔ تو یہ کسی مرفوع صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے ۔

اسی طرح جمعہ کی فرضیت کے لیے مسلمان سلطان یا اس کے نائب کی شرط بھی بے دلیل اور بے اصل ہے ۔ خود محققین حنفیہ نے بھی اس شرط کو بے اصل اور لغو ٹھہرایا ہے جیسا کہ مولوی عبد العلی بحر العلوم لکھنوی حنفی نے ''ارکان اربعہ ،، میں بسط وتفصیل سے اس کی تردید کی ہے ۔ پس جمعہ کی نماز جیسے شہر اور قصبہ اور بڑے گاؤں میں پڑھنی فرض ہے ، اسی طرح چھوٹے سے چھوٹے گاؤں میں بھی ضروری ہے ، جہاں بالغ آذاد وتندرست مرد کم از کم دو بھی موجود ہوں ، کیوں کہ قرآن وحدیث صحیح میں اس کے علاوہ شہر یا بادشاہ کی شرط نہیں لگائی گئی ہے ، جو ان دونوں کی شرط لگاتا ہے وہ شریعت میں اپنی طرف سے پیوند لگاتا ہے ۔ جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد احتیاطاً ظہر چار رکعت پڑھنی بدعت ہے ۔ علماء حنفیہ بھی اس کو بدعت کہتے ہیں ۔ تفصیل ''اطفاء الشمعة ،، اور ''الجمعة فی القرية ،، میں دیکھیے ۔ (محدث ج 2 ش : 2 جمادی الآخر 1366ھ مئی 1947ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 372

محدث فتویٰ